سے نفرت اور بغض و عناد رکھنے لگتے ہیں۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں اس طرز کی کتابیں نہیں ہیں کہ جس سے مستشرقین کے ان خیالات اور فریب کاریوں کا اسی علمی اور ٹھوس استدلال طرز اور شگفتہ و علمی زبان میں ان کا جواب دیا گیا ہو۔ کاش! ہمارے یہاں مشرق میں کوئی اکاڈمی یا تحقیقی ادارہ یا تصنیف کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا اور ان کے اصل مآخذ و مصادر کی تحقیق کرتا۔ ان کی سند اور ذرائع معلومات کی تنقید و تحیص کا کام کرتا اور ان کے جوابات عالمی پیمانہ پر شائع کئے جاسکتے تو اسلام اور تمدن و تہذیب کی ایک عظیم اور گراں قدر خدمت ہوتی لیکن جو لوگ اس طرح کے علمی ادارے قائم کرنے کے وسائل و ذرائع رکھتے ہیں انہیں کوئی فکر نہیں ہے اور جن لوگوں کو اس کی فکر ہے وہ مسائل سے محروم ہیں، یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔

ہماری گفتگو علوم اسلامیہ اور اسکی تحقیق و ریسرچ سے متعلق ہو رہی تھی، اس مناسبت سے میں نے ڈاکٹر ندوی صاحب سے پوچھا کہ: "کیا انگلینڈ کی ہر یونیورسٹی میں اسلامک اسٹڈیز کا شعبہ ہے یا چند یونیورسٹیوں ہی میں اس کا انتظام ہے، اور آیا طلباء اسلامی و مشرقی علوم سے کس حد تک دلچسپی رکھتے ہیں۔؟

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک مجھے علم ہے، انگلینڈ میں چھوٹی بڑی چالیس یونیورسٹیاں ہیں اور بہت سی یونیورسٹیوں میں مشرقی علوم کا شعبہ قائم ہے اور لندن یونیورسٹی کے مشرقی و افریقی زبانوں کا اسکول اپنی نوعیت کا سب سے بڑا اسکول ہے اس میں اسلامی ریسرچ کا شعبہ ہے اس کو مرکز تحقیقات مشرق وسطیٰ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہاں مشرق کے تمام علوم میں ریسرچ و تحقیق کے مواقع ہیں اور اڈنبرا یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ کے ادارہ علوم اسلامیہ میں علم تفسیر پر خاص طور سے تحقیق کا اہتمام کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ آکسفورڈ اور کیمبرج میں اسلامک اسٹڈیز میں ریسرچ کا مکمل انتظام ہے۔ البتہ لیڈس یونیورسٹی میں خالص دینی مضامین پر تحقیق ممکن نہیں ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ریاض یونیورسٹی کے تین اساتذہ نے اسی شعبہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ جس شعبہ میں میں خود تھا۔ یہ میرے دوست اور ساتھی ڈاکٹر عبدالرحمٰن انصاری۔ ڈاکٹر احمد حبیب اور ڈاکٹر محمد شفیع ہیں۔ انہوں نے علم زبان اور تاریخ کے موضوع پر ریسرچ کی ہے۔ گلاسکو یونیورسٹی میں سامی زبانوں پر تحقیق کا شعبہ ہے۔ یہ شعبہ زبان اور تاریخ کے لئے مخصوص ہے اور برمنگھم یونیورسٹی مذاہب کے تقابلی مطالعہ کا شعبہ ہے، اس کے علاوہ سینٹ انڈریو، مانچسٹر اور لیورپول میں مشرقی علوم کے [illegible] ان میں طلبہ کی تعداد بہت کم ہے۔ لائق ذکر بات یہ ہے کہ لیڈس گلاسگو اور سینٹ انڈریو یونیورسٹیوں میں مشرقی اور عربی علوم کے شعبے، واسکول "سامی تحقیقاتی ادارہ" کے نام سے معروف ہیں۔ مگر اڈنبرا یونیورسٹی میں اس شعبہ کو "ادارہ علوم اسلامیہ" کہتے ہیں۔

افکار و تاثرات

- مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ العلماء
- مولانا زاہد الحسینی صاحب
- مولانا معراج الحق صاحب

جمعیۃ العلماء کی پالیسی | ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جمعیۃ کی پالیسی اور عزائم پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پریس نوٹ میں فرمایا "جمعیۃ علماء اسلام" پاکستان میں خالص اسلامی نظام نافذ کرنے کی تحریک چلا رہی ہے۔ اسلام کا نظام ہی معاشی مشکلات، معاشرتی مفاسد کا واحد اور جامع علاج ہے، موجودہ حکومت اسلامی نظام نافذ کرنے میں قطعاً ناکام رہی ہے۔ دینی اقدار پامال کر دیئے گئے ہیں۔ دین کے قطعی مسائل میں تحریف کے راستے کھول دیئے گئے ہیں۔ ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کو مجروح کر دیا گیا۔ بنیادی حقوق معطل ہیں۔ ہنگامی حالات بدستور قائم ہیں۔ بی ڈی کے غیر جمہوری انتخاب سے عوامی حق سلب کر لیا گیا ہے۔ تقریر و تحریر نقل و حرکت اور اجتماعات پر پابندی عائد ہے۔ تقریباً تمام اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ کے مسلسل نفاذ نے رہی سہی کمی پوری کر دی ہے۔ معاشی بدحالی، ہوشربا گرانی نے غریب عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ ان حالات کے تحت موجودہ حکومت کو آئینی طریقوں سے تبدیل کرنا اہم قومی اور ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام اضلاع میں ——— یوم احتجاج منا رہی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام تمام مخالف جماعتوں سے اس سلسلہ میں تعاون کرے گی۔ بشرطیکہ جمعیۃ علماء اسلام کے بنیادی مقصد (اسلامی نظام کے قیام) میں یہ تعاون مفید ہو۔ بہرحال جمعیۃ علماء اسلام، اسلامی اقدار کے احیاء کو اولین حیثیت دیتی ہے۔ اور کسی طرح بھی اس عظیم مقصد سے پہلوتہی نہیں کر سکتی۔ جمعیۃ علماء اسلام آنے والے انتخابات کے پیش نظر ضروری سمجھتی ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں کو فی الفور رہا کر دیا جائے، اور ایسی فضا قائم کر دی جائے جس میں تمام سیاسی جماعتیں اپنا منشور اور اپنا پروگرام قوم کے سامنے آزادی سے پیش کر سکیں، اگر موجودہ فضا میں انتخابات کر دیئے گئے تو یہ انتخابات ایک ڈھونگ ہوں گے۔ اور پوری قوم کے